کتاب ''دینِ اسلام'' انتخاب: محمد یوسف شاد
مصنف: مفکرِ احرار چودھری افضل حقؒ

حاصل مطالعہ

☆ قومیں جب عمل سے عاری ہوجاتی ہیں' تو حُسنِ عمل کی بجائے چند عقائد کو ذریعہ نجات بنالیتی ہیں اور سیدھی راہوں کو چھوڑ کر پیچیدہ اور فلسفیانہ موشگافیوں میں پڑ جاتی ہیں۔ زبان اور دماغ کام کرتے ہیں دل تاریک اور ہاتھ بے کار ہوجاتے ہیں۔ عبادات کے بغیر دل ویرانہ ہوجاتا ہے۔ سعی وعمل کی اُمنگیں جوانی کے دِنوں میں اُٹھتی ہیں مگر بادِ صرصر کا طوفان بن کر' اقتدار' دولت' شہرت اور عیش کے تقاضوں میں سچی زندگی کا تصوّر ملیامیٹ ہوجاتا ہے اور انسان' شیطان کے ہاتھوں میں ناانصافی اور ظلم کا آلہ کار بن جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں نے اپنی ہمت سے معرکے سر کئے ہیں۔ حالانکہ اقتدار' دولت' شہرت اور عیش چندروزہ زندگی کی تباہ کن مصروفیتوں کے سوا کچھ نہیں' سیاسی سربلندی' وہی مطلوب ہے جس کا نتیجہ مساوات' انصاف' محبت اور خدمت ہو۔

☆ اللہ سے جتنا تعلق بڑھے گا اتنا ہی طبیعت میں خدمتِ خلق کا جوش اور رات دن کام کرنے کی خواہش بڑھے گی۔ وہ عبادات جو عمل سے عاری کردیں اُن میں دکھاوے اور دُنیا فریبی کا عنصر ہوتا ہے۔ ورنہ نمازیں حُسنِ عمل پر آمادہ کرنے کا تیر بہدف نسخہ ہیں' نمازیں اللہ کی اطاعت کا اقرار اور قرآنی احکامات کی تعمیل کا وعدہ ہیں۔ اگر نمازیں پڑھ کر دل خودغرضیوں' شہرت پسندیوں' اقتدار اور دولت طلبیوں سے رُک نہ جائے اور انسان کی انسانیت کے بلند کرنے کے لئے بےقرار نہ ہو جائے تو جانو تم نے نمازیں نہیں پڑھیں۔

☆ نمازیں کبھی دل شکستہ نہیں ہونے دیتیں۔ بڑھاپے اور بیماری میں بھی ہمت کو جواں اور روح کو تندرست رکھتی ہیں۔ سچا مسلمان ہمیشہ نئی آنکھوں سے دنیا کو دیکھتا ہے اور غریبی میں امیری کرتا ہے۔ جو انسان نمازوں میں آیات کے معنی سمجھ کر پڑھتے ہیں وہ دین کی دولت اکٹھی کرلیتے ہیں۔ اُنہیں جنت اور خوشی کا سیدھا راستہ نظر آنے لگتا ہے۔ اُن کا عمل عبادت کا جزو ہوجاتا ہے۔

☆ فرض نمازوں کے علاوہ اگر کوئی تہجد معمول بنا سکے تو سونے پر سہاگہ ہے۔ ولایت کے درجہ کا یہ ضروری جزو ہے۔ اِس سے مُردہ دل جلدی زندہ ہوجاتا ہے' بیمار روح تھوڑے عرصہ میں شفا حاصل کرتی ہے' بڑھاپے میں ہمت جوان ہوجاتی ہے جوان' عوام کا راج اور عادلانہ نظام قائم کرنے کے لئے اپنے آپ کو مستعد پاتے ہیں۔ موت کا خوف کم ہوجاتا ہے۔ ایثار و قربانی کا جذبہ بڑھ جاتا ہے۔

☆ نماز' گناہوں کی اُس آگ کو جو دھیرے دھیرے دِل کو جلانے کا گُن رکھتی ہے۔ نماز چپکے چپکے اُس پر پانی ڈال کر

آہستہ آہستہ بجھا دیتی ہے۔عمل اور ردِّعمل سے انسان خود بھی آگاہ نہیں ہوتا، مگر دل برائیوں سے بچ نکلتا ہے۔

☆اسلام کے نزدیک اصل غلبہ اخلاقی غلبہ ہے۔ یہ خدمتِ خلق کے بغیر ممکن نہیں اور خدمتِ خلق کا جذبہ بغیر خالق کی عبادت کے مستقل طور پر پیدا نہیں ہوتا۔ جوانی کا جوش بعض لوگوں کو ابتدائی عمر میں نیک کاموں کی طرف لگاتا ہے خدا سے لو لگنے کی کمی سے آہستہ آہستہ یہ خدمت گزاری کا ولولہ بڑھاپے تک ختم ہوجاتا ہے۔ خدا کے پاک بندوں کے جوش اور ولولے مرتے دم تک باقی رہتے ہیں۔ جب قوم میں عبادت اور خدمت، دونوں کے عامل کثرت سے پیدا ہوتے ہیں، جو علم حق اور انصاف کے لئے سب کچھ قربان کردیتے ہیں تو اسلامی معنوں میں قوم غالب ہوجاتی ہے۔

☆اسلام عشق بازی نہیں بلکہ سرفروشی کا نام ہے۔

☆بعض اوقات عبادت کی کثرت خدمتِ خلق سے لاپروا کردیتی ہے اور کبھی خدمتِ خلق کا جوش عبادت الٰہی سے غافل کردیتا ہے۔ دونوں صورتیں نامناسب ہیں ایک طرف رجحان ہو تو طبیعت پر بوجھ دے کر دوسری صورت قائم رکھنی چاہیے خدمت اور عبادت دونوں کے پلڑے برابر رکھنے کا نام سلامتی اور اسلام ہے۔

☆نفس کا غرور، عقل کو اُچک کر بیہودہ پندار میں گرفتار کردیتا ہے۔ انسان اپنے سائے کو دیکھتا نکلتا ہے، وہ تن کر چلتا ہے اُسے اپنی شخصیت کے طول و عرض کے لحاظ سے کھلے سے کھلا بازار بھی تنگ نظر آتا ہے۔ کبھی اپنے حُسن و جمال پر اِتراتا ہے تو کبھی دوسروں پر نگاہ قہر ڈالتا ہے۔

☆عقل اُس داتا کی بڑی دین ہے۔ عقل کی آنکھیں ہیں۔ خود راہ دیکھتی ہے مگر عمدہ گھوڑی کی طرح جس کی ران کے نیچے ہو اُسی سوار کی ہو رہتی ہے۔ جذبات اُس پر اچانک سوار ہوجاتے ہیں اور دل کی منشا کے مطابق جدھر چاہیں لئے پھرتے ہیں عقل جب بالغ ہو کر کارخانہ قدرت پر نظر ڈالتی ہے تو اُس کی وسعتوں کو دیکھ کر ٹھٹک کے رہ جاتی ہے۔ دل بے چین سا ہو کر دماغ سے سوال کرتا ہے کہ دنیا کی چیزیں بنائے بنتی ہیں، اِس کارگاہ عالم کا کاریگر کون ہے؟

☆ کائنات کے گورکھ دھندے میں عقل اُلجھ کے رہ جاتی ہے۔ قدرت کی پہیلی بوجھنے میں دل و دماغ پریشان ہوجاتے ہیں۔ قدرت کاملہ کی کمال کرم فرمائی کریم النفس انسانوں کو دنیا میں بھیج کر عقل کو حیرانیوں سے نکالنے کا بندوبست کرتی رہتی ہے۔

☆ دنیا کی دولت، ملکوں کی سلطنت زور بازو سے مل سکتی ہے لیکن راستہ توفیق الٰہی کے بغیر میسر نہیں آتا۔

☆انعام یافتہ لوگوں کی آخری نشانی یہ ہے کہ وہ ذکر اور عمل کے پلڑے عمر بھر برابر رکھتے ہیں۔ یہ کبھی نہ کیا کہ ذکر و شغل میں لگے تو دنیا بھول گئے، یا اولوالعزمیوں پر آئے تو مولا کو بسار دیا۔

☆فحش گوئی، فواحشات کی ابتداء ہے، ایسی صحبتوں میں شیطان آسان راہ پالیتا ہے۔

☆ مکار اور ریاکار کبھی سچی محبت اور پختہ وفاداری پیدا نہیں کرسکتا۔ نیک نیتی سے اخلاص پیدا ہوتا ہے۔